

# حضرت مجدد الف ثانی

اور

## مسلك اہل سنت و جماعت



ترجمہ و تفسیر  
نہرویش احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان  
مخدومی و کبریٰ قبلہ غامپرو فی ستر پیر شاہ احمد جان سرہندی مجددی مظلوم

ادارہ منظر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مُجَرَّدِ عَظَم

حَضْرَتِ شَيْخِ اَبُو اَحْمَدِ رَافِقِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

شیخ احمد رافقی سرسوی

صاحبِ کتب و رسائل

پیشوا، لاہور

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

پیشوا، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# حضرت مجدد الف ثانی اور مسلك اہل سنت و جماعت

ترجمہ

پیر و شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان  
مندی بکری قلیاں پریو فیض سرہندی راجہ جہان سرہندی مقلد

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

حضرت مجدد الف ثانی

کا  
نظریہ توحید

جلد ۱

پیشوا، لاہور

جلد ۲

پیشوا، لاہور

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان



شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
شاہی امام و خطیب جامع مسجد فتحپوری۔ دہلی

مجدد عصر سعادت لوح و قلم حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب ————— حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت و جماعت

مصنف ————— حضرت آغا پروفیسر پیر شاد احمد خان سرہندی مجددی

صفحات ————— ۱۶

تعداد ————— (۱۱۰۰) گیارہ سو

پروف ریڈنگ ————— قدرت اللہ بیگ (میر پور خاص، سندھ)

اشاعت بار اول ————— عفر المظفر ۱۳۳۲ھ / جنوری ۲۰۱۱ء

مطبع ————— شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

حد یہ ————— دُعائے خیر معاہدین، ادارہ مظہر اسلام

نوٹ ————— بیرونی حضرات۔ اس روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر

طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

ادارۃ مظہر اسلام

3/64- نئی آبادی، بھابھا آباد، مغلیہ روڈ، لاہور 54840

آج ہم احمدیہ دوسرے ہزار سال کے مجذوب علیہ الرحمہ کے حضور، ان کو خیرانی

عقیدت پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ زندہ قومیں کبھی اپنے محسنوں کے احسانات

کو فراموش نہیں کرتیں۔ بلکہ شکرگزاری کے ساتھ انہیں یاد رکھتی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی

کی روح پر فتوح، یقینا ہماری ان حقیر کوششوں سے خوش ہوگی۔ علاوہ ازیں ہمیں ان کی ا

سلسلہ، عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگان کرام کی دعائیں اور روحانی امداد ضرور حاصل ہو

گی۔ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو جتنی زیادہ محبت و اُلفت مسلک اہل سنت و

جماعت سے تھی۔ اس کے اظہار سے یقیناً ہمیں آنجناب علیہ الرحمہ کی خوشنودی حاصل ہو

گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ!!

● بر موقع چوتھوں سراسر انجمنی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تخلص مورخہ 30 جنوری 2011ء

بہارِ اقبال کے لیے دن بہ دن تمام ایوان اقبال، انجمنِ روحِ اقبال، لاہور



ہر مذہب کا ایک مرکزی دائرہ ہوتا ہے اور مذہب کو اسی سے لگاؤ رکھنا چاہیے۔  
 اگر کوئی مذہب اپنے اس مرکزی دائرے اور محور سے نکل جاتا ہے تو کسی اور محور یا مرکز میں  
 گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل سے اس کے عقائد و نظریات میں بنیادی فرق پڑ جاتا  
 ہے۔ یہاں تک کہ اس مذہب کی اصل صورت ہی متح ہو کر رہ جاتی ہے۔ تمام مذاہب کے  
 ساتھ یہی کچھ ہوا۔ مگر اسلام پاک دنیا کا وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں تجدید (Revival)  
 کا ایک نبردست نظام موجود ہے۔ اور یہی تجدید (Revival) کا نظام اس کو اپنے مرکزی  
 دائرے سے نکلنے نہیں دیتا۔ اس کے (اسلام کے) اپنے مدار (محور) میں رہنے کے لیے  
 ہمیشہ مسکین و محتاجین، یتیم و یتیم، و صلیبا کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ شاید  
 اسی لیے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا ہے کہ اَعْلَمُ مَا اَعْلَمُ اَنْتَ اَنْتَ  
 اسرار الہی (میری امت کے علماء انبیاء نے نبی امیر اہل کی مانند ہیں)۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ  
 کا ارشاد فرمائی ہے: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ رَٰسِدًا لِّهَذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاسِ كُلِّ جَاوِلَةٍ يَسْبِقُ  
 عَنْ يَسْرٍ يَجْعَلُ ذٰلِهَا دِيْنَهَا (اخراج ابوداؤد) یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی اصحاب کے لیے ہر  
 صدی کے سرے پر تجدید (ایسے بندے) بھیجتا رہے گا، جو اس کے لیے اس کے دین کی  
 تجدید کرتے رہیں گے۔" صاحب روضۃ القیومیہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے: "یہ رسولیں  
 صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ دو جاہل بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا ہم  
 نام ہوگا۔ نور عظیم الشان ہوگا۔ ہزاروں انسان اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں  
 گے۔" (نور کمال الدین احسان: روضۃ القیومیہ، رکن اول، مطبوعہ لاہور ص ۳۷، ۳۸)  
 بحوالہ جامع الہدایہ (۱) حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص  
 ہوگا، جس کو 'مسلمہ' (مذہب والہ) کہا جائے گا، اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت

میں داخل ہوں گے۔" (جلال الدین سیوطی: جمع الجوامع، بحوالہ جواہر مجددیہ ص ۱۵)۔  
 حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ وہ واحد امتی ہیں، جنہوں نے تجدید کی نعت کرتے ہوئے  
 اپنے آپ کو "جسکۃ بین البحرین" قرار دیا ہے۔ واقعی آپ نے دنیا کے شریعت و  
 طریقت کو مٹا کر ایک کر دیا۔ واقعی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تمام مجددین و مصلحین  
 کرام میں مصلح و مجدد ہزار و دوم کے منصب پر فائز ہیں۔ اور ہر شخص ان کی اس حیثیت کو تسلیم  
 کرتا ہے۔

اسلام پاک کے عقائد و نظریات کا مرکز و محور مسلک اہل سنت و جماعت ہے۔  
 اور اہل سنت ہی فرقہ تاجیہ، اسلام کا مرکز اور بول ہے۔ اور اہل سنت میں بھی خفی ہفتہ بندی،  
 اور مائیدی ہونا، اسلام کا عین قلب ہے۔ اس حقیقت کا اور اک نو مسلم انگریز مستشرق  
 پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون نے خوب کیا، کہ جب انہوں نے دیکھا کہ سارے جہاں کے  
 دشمنان اسلام اہل سنت و جماعت عوام اور حکومتوں کے دشمن ہیں اور باقی اسلام کے  
 سارے دعویداروں کے ظاہر یا باطن میں متعین و مددگار ہیں۔ اس لیے سچا اسلام وہی ہے جو  
 علمائے اہل سنت و جماعت پیش کر رہے ہیں۔ (صراط مستقیم: از اسٹاذ ذی پروفیسر ڈاکٹر مولانا  
 محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ ص ۵۳ بر حاشیہ)

چونکہ آپ کی ذات گرامی دوسرے ہزار سال میں اسلام کی عین یا مرکز ہے۔ اس  
 حیثیت سے آپ نے مسلک اہل سنت و جماعت کی حفاظت و بہتر تشریح و توضیح کی۔ مسلک  
 اہل سنت کو اس طرح سے پاک و صاف کیا جیسے صراف سونے کو کٹھالی میں ڈال کر تپا کر  
 پاک و صاف کر دیتا ہے۔ آپ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلک اہل سنت کو  
 ہی وہ کسوٹی قرار دیا، جس پر ہر عقیدے کو آزما یا جاسکے۔ کیوں کہ اس کے بغیر کھرے کھولے  
 کو پہچاننا نہیں جاسکتا ہے۔ آپ نے بعد میں آنے والوں کے لیے "منزل مقصود" نامی ہر  
 کرا اسلام کا مطلع نظر ہے پہنچنے کے لیے صاف سیدھی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔



امتداد نہ سے جو کمروہات عقائد اہل سنت میں در آئے تھے انہیں نکالے۔

**شیخ فرید بخاری** علیہ الرحمہ کو اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں کہ: "شرع شریف کے مختلف حضرات پر سب سے پہلے ضروری ہے کہ علمائے اہل سنت مشگھر اللہ تعالیٰ اسعفیہم کی آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں۔ کیوں کہ آخرت کی نجات ان ہی بزرگواروں کی ہے خطا آراء اور اقوال کی تابعداری پر موقوف ہے۔ اور فرقہ و تاجیہ بھی یہی لوگ اور ان کے قبیحین ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر قائم ہیں۔ اور ان علوم میں جو کتاب و سنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب و سنت سے اخذ کیے اور سمجھے ہیں۔ کیوں کہ ہر بدعتی اور گمراہ بھی اپنے فاسد عقائد کو اپنے خیال و فساد میں کتاب و سنت ہی سے اخذ کرتا ہے۔ لہذا ان کے اخذ کردہ معانی میں سے ہر معانی پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔" (بنام شیخ فرید مکتوب ۱۹۳ دفتر اول مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ)

**حضرت مجدد الف ثانی** علیہ الرحمہ کا دور (۱۵۶۳ء تا ۱۶۲۳ء) اہل سنت کے لیے ایک نہایت پر آشوب دور تھا۔ ہر طرف سے اسلام پاک یا اُس کے اس فرقہ و تاجیہ اہل سنت و جماعت جو اسلام کا مرکز و محور ہے، کے مسلک پر تند و تیز حملے ہو رہے تھے۔ کفار اور گمراہ فرقوں کی پوری کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح اہل سنت و جماعت کی شیرازہ بندی کو توڑا جائے۔ اس لیے مسلک اہل سنت و جماعت پر ہر طرف سے شدید حملے ہو رہے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی کی ذات گرامی ہی وہ واحد ہستی تھی کہ جن کو بقول علامہ اقبال:

ع اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار!

آپ کو ان خطرات کی غلطی کا شدید ادراک بھی تھا، اور آپ کی ذات گرامی ہی

آمنت مسلمہ کی وہ واحد سربراہ و مدد ہستی تھی جو ان خطرات عظیمہ کا کما حقہ مقابلہ کر سکتی تھی۔ آپ کا سر مبارک ہی وہ موزوں ترین سر تھا کہ جس پر "مجدد الف ثانی" کا تاقی و زلیلا ہونا چاہ سکتا تھا۔

**قارئین کرام** یقین فرمائیں، اگر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مٹاؤں، گمراہ فرقوں، بالخصوص گمراہ مٹھ و فین، و ہریوں اور شیعوں کے سخت ترین حملوں کا سے مسلک اہل سنت و جماعت کا دفاع نہ کرتے، اور ظالم و جاہل بادشاہوں اور اپنی طاعتی کا فرعون و نمروہ کی طرح دم بھرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو سجدے کراتے تھے۔ ان کی حد اہل اور غرور کا بھانڈا نہ پھوڑتے، تو نجانے کتنی بڑی خرابی دین و مسلک میں پیدا ہو جاتی۔ آپ نے ہر محاذ پر مسلک اہل سنت و جماعت کا دفاع کیا۔ شیعیت کی لہر ہو یا اللہ اکبری کی ہستی ہوئی آمدھی، آپ نے ہر لہر کے پیچھے سے سب اور ہر طوفان کا رخ موڑ دیا، کہ جس کے جھوکے مسلک اہل سنت کے چراغ کو بجھانے کے ورپے تھے۔ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے احسانات کو شکرگزاری سے گنوانے کے بعد آخر میں یہاں تک فرمادیا:

"اُن کی جلالت شان یہاں تک پہنچی کہ اُن کے متعلق بے خوف و خطر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اُن سے محبت رکھنے والا مومن منجھی ہے اور اُن سے عداوت رکھنے والا فاجر و شقی ہے" (شیخ محمد صالح زواوی: لہنس السامات فی تائیل الباقیات الصالحات، مکہ مکرمہ ۱۳۰۰ھ، ص ۱۳۰ بحوالہ مجدد ہزارہ دوم ص ۱۳۰ پر فیروز اکبر مولانا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

کیوں کہ آپ کی ذات گرامی، مسلک اہل سنت و جماعت کا مین اور مرکز ہے۔ لہذا مسلک دیوبند کے مولوی رشید احمد گٹھوی (م ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء)، مسلک اہل سنت



کے نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء)۔ مسک بریلوی کے قائد مولانا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۰۴ھ/ ۱۹۲۱ء) آپ کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین مدنی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) اور جدید دانشوروں کی محبوب شخصیت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال (م ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) الفرض سب ہی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

(صرابطہ مستقیم، ص ۵: از استادی ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ)

یہاں آپ کے ارشادات عالیہ کو مختصر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جو مسک اہل ملت و جماعت کی اساس ہیں۔

### آپ کے ارشادات عالیہ:

❶ ذات باری تعالیٰ کے بارے میں آپ کا تصور ہے: ”اللہ تعالیٰ اپنی ذات مقدس کے ساتھ موجود ہے، اور تمام اشیاء اس تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔“ (صرابطہ مستقیم ص ۸)

❷ توحید سے مراد یہ ہے کہ قلب کو ماسوائے حق تعالیٰ کی توجہ سے خلاصی حاصل ہو جائے جب تک دل ماسوائے حق (غیر حق) کی گرفتاری میں پھنسا ہوا ہے، اگرچہ بہت ہی تھوڑا ہوا تو حیدالوں سے نہیں ہے۔“ (بحوالہ صراط مستقیم ص ۸)

❸ نقص و عیوب کو اللہ تعالیٰ سے نسبت دینے کے خلاف ہیں: ”اور نقص کی باتیں حق سبحانہ و تعالیٰ کی جناب اقدس میں مسلوب ہیں۔ اور حق تعالیٰ جو اہم اجسام اور اعراض کی صفات و لوازم سے پاک اور مُنَزَّہ ہے۔ نیز زمان و مکان اور جہت کی بھی حضرت حق تعالیٰ کی شان میں ٹھکانش نہیں ہے۔ کیوں کہ سب چیزیں اُسی کی مخلوق ہیں۔“ (۳)

❹ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائی معراج کے قائل ہیں اور اس کے بھی قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باری تعالیٰ کا دیدار فرمایا:

”غیب معراج میں آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت (باری تعالیٰ) یہاں واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آخرت میں واقع ہوئی ہے۔ کیوں کہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس رات جب مکان و زمان کے دائرے سے باہر پہنچ گئے۔ اور تنگی مکان سے نکل گئے تو ازل و ابد کو آن واحد پایا۔ اور ابتداء و انتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھا، اہل بہشت کو جو ہر بار سال کے بعد بہشت میں جائیں گے، دیکھ لیا۔“ (۴)

❺ نیز فرماتے ہیں: ”قرآن مجید خداوند جل ساطانہ کا کلام ہے۔“ (۵)

❻ ”طریقت و حقیقت دونوں شریعت کی علامت ہیں۔“ (مکتوبات جلد اول، کتاب ۴۰)

❼ ”طریقت و شریعت ایک دوسرے کا عین ہیں۔“

❽ ”طریقہ نقشبندیہ میں سنت کی پیروی لازم ہے۔“ (مکتوبات جلد اول، کتاب ۲۳)

❾ آپ علیہ الرحمہ نے جہاں گیر کو جدہ کرنے سے انکار کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں آپ فرماتے ہیں کہ ”حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام حق جل و علا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خُلِقْتُ مِنْ نُورِ النَّبِيِّ (میری پیدائش اللہ کے نور سے ہوئی ہے)“ (۶)

❿ فرماتے ہیں: ”جن محروموں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا، تو لازمی طور پر وہ آپ ﷺ کے منکر ہو گئے۔ اور جن سعادت مندوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت و رحمت عالمیان کے عنوان سے جانا اور باقی تمام لوگوں سے ممتاز دیکھا و ایمان کی دولت سے شرف ہو گئے اور نجات پا گئے۔“ (۷)

❻ آپ فرماتے ہیں کہ: ”حضور انور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔“ (۸)

❼ ”عظمت مصطفیٰ ﷺ قیامت کو ہی معلوم ہوگی۔ جب تمام انبیاء کے اہرام آپ



علیؑ کے چھوڑے تلے ہوں گے" (۹)

آپؐ نے محبت رسولؐ مقبول علیؑ کے ضمن میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہ ہوگا جب تک اس کو دیوانہ نہ کہا جائے۔" (۱۰)

میلا و شریف کے بارے میں فرماتے ہیں: "مجلس میلا و شریف میں اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور حضور ﷺ کی نعت شریف اور منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا خرچ ہے؟" (۱۱)

آپؐ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت بلکہ ابرار (نبیوں) کی شفاعت کے بھی قائل ہیں (۱۲)

آپؐ فضیلت شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قائل ہیں۔ (۱۳)

ان کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کی فضیلت کے قائل ہیں۔

(دفتر اول مکتوب ۶۶)

آپؐ امیر المؤمنین علیؑ سے محبت کی تاکید کرتے ہیں۔ (۱۴)

حضرات حسینؑ کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت کی تاکید میں حدیث شریف کو نقل فرمایا ہے۔ (۱۵)

آپؐ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناراضگی کی تہدید پر حدیث شریف لائے ہیں۔ (۱۶)

اتہیات المؤمنین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان بیان فرمائی ہے (دفتر دوم مکتوب ۳۶) فرماتے ہیں: "وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اس سنت و ہیئت کو اہل بیت کا محبوب نہیں سمجھتا"

اور اہل بیت سے محبت کرنا شیعوں کا خاصہ جانتا ہے۔ حضرت علیؑ مرتضیٰ سے محبت کرنا شیعیت نہیں بلکہ اصحابِ ثلاثہ کی شان میں فخر اکبرہ شیعیت ہے۔ اور اصحاب و کرام سے پیروی قابل مذمت و ملامت ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اگر آل محمد ﷺ سے محبت رکھنا شیعیت ہے۔ تو جن و انس کو اور رہیں! میں شیعہ ہوں" (۱۶)

بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں: "بوقت موت ایمان پر ختمہ میں اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو بڑا اہل ہے" (۱۷)

آپؐ ترمذی شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیؑ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: "ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی انہیں ان دونوں پر فضیلت دے وہ مفتری ہے۔ اور میں اس کو اسے کولہ نکالوں گا جتنے مفتری کو لگاتے ہیں" (۱۸)

خطبہ میں خلفائے راشدین کے ذکر کو اہل سنت کا شعار فرماتے ہیں۔

(دفتر دوم مکتوب ۱۵)

آپؐ نے مسلک اہل سنت کے دفاع میں رسالہ "ردّ رواض" مکتبی بنیادی اور اہم تصنیف لکھی۔ جس کی تشریح حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے فرمائی۔

دشمنانِ صحابہ کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۲۵)

حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کی عظمت کے قائل ہیں۔ (دفتر دوم مکتوب ۳۶)

تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور انور ﷺ کی شرفِ صحبت کی وجہ سے امت مسلمہ میں سب سے برتر خیال فرماتے ہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۵۹)

مشاجرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تک پہنچی تھی۔



(دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

اہل بیت عظام کی محبت جزو ایمان ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

فرقہ ناجیہ صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۸۰)

اعتقادی شرابی میں مغفرت کی گنجائش نہیں ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۲۷)

آپ کو سنت نبوی سے عشق تھا۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۷)

جس امر میں سنت و بدعت دونوں کا احتمال ہو تو اس کو ترک کیا جائے۔

(دفتر اول، مکتوب ۳۱۳)

محبت و صحبت اولیاء کی تاکید کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: "ان کی صحبت کی کیا برکتیں

بیان کی جائیں، یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حق تعالیٰ عزوجل کے دوست کسی بھی

شخص کو قبول کر لیں۔ چہ جائیکہ اس کو محبت و قربت سے ممتاز فرمائیں۔ یہ وہ لوگ

ہیں کہ جن کا ہم نہیں کبھی بد نصیب نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ ان کی صحبت کو فطرت

جائیں اور آداب محبت کو مد نظر رکھیں تاکہ تاثیر پیدا ہو" (جلد اول، مکتوب ۸۷)

آپ کا ایک حیرت انگیز مشاہدہ یہ تھا کہ حضرت خضر و ایساں علیہما السلام نے آپ

سے فرمایا کہ "ہم عالم ارواح میں سے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۸۲)

آپ انبیاء و اولیاء کے توسل (وسیلہ) کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں: "آپ علیہ و

علی آلہ الصلوٰۃ و السلام کے واسطے کے بغیر کسی کو مطلوب (اللہ تعالیٰ) تک وصول

محال ہے۔" (دفتر سوم، مکتوب ۱۲۲)

اولیائے کرام کے توسل پر بھی آپ کے بہت سے مکتوب ہیں۔

آپ محافل غرس میں شرکت فرماتے تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۳۳)

مگر سرور و غما کے قائل نہ تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۲۶)

آپ نے حکم دیا کہ حضرت خولجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے مزار کی چار آپ سے  
کفن کے لیے محفوظ کی جائے۔ (خولجہ محمد ہاشم شہیدی، بارہ مقامات، ص ۲۸۳)

آپ ایصال ثواب کے قائل تھے۔

(دفتر اول، مکتوب ۲۲۲ اور دفتر دوم، مکتوب ۳۶، دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

وہ یکشم خود ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایصال ثواب سے مراد یمن مستطیعین سے

ہیں۔ (۱۹)

آپ جتنا سنتوں پر زور دیتے ہیں، اتنا ہی بدعات سے چہیز کی بدایت کرتے

ہیں۔ (۲۰)

آپ نے احیاء سنت کی تحریک چلائی۔ (۲۰)

ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ: "مگر اس وقت جب کہ اسلام ضعیف ہے،

بدعتوں کی ظلمتوں کو برداشت کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں" (۲۱)

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ: امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، حضرت جعفر صادق علیہ

الرحمہ سے فیض یافتہ تھے۔" (۲۲)

ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں: "اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعی

کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ اور نبوت کے کمالات کو فقہ شافعی کے ساتھ مناسبت

ہے۔" (۲۳)

ایک اور جگہ حضرت خولجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ کے اس قول کی تشریح فرماتے ہوئے

لکھتے ہیں کہ: "حضرت روح اللہ علیہ السلام کا اعتقاد، حضرت امام اعظم علیہ السلام

کے اجتہاد کے موافق ہوگا" (۲۴)

امام اعظم کی مثل حضرت عینی علیہ السلام کی مانند ہے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۴۴)



ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "بلا تکلف و تشعب کہا جاسکتا ہے کہ مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے... اور ظاہری طور پر بھی جب ملاحظہ کیا جاتا ہے تو اہل اسلام کا سوا و اعظم (بہت بڑی اکثریت) امام ابوحنیفہ علیہم الرضوان کا متبع ہے۔" (۲۶، ۲۵)

امام ابوحنیفہ کے مخالفین جو ان کے ورع و علم کا اعتراف کرتے ہوئے بھی ان کو نہیں مانتے، اس بارے میں فرماتے ہیں: "حق سبحانہ و تعالیٰ ان حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ دین کے پیشوا اور اہل اسلام کے سرور (امام ابوحنیفہ) کی دل آزاری نہ کریں اور اسلام کے سوا و اعظم کو ایذا نہ دیں" (۲۷)

بے لگام اور بے باک مسلمانوں کے بارے میں فرماتے ہیں: "بے باک طالب علم خواہ کسی فرقے سے ہوں، دین کے چور ہیں" (۲۸)

**حاصل کلام**!! لاریب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ و الرضوان کے مسلک اہل سنت و جماعت کے بارے میں فرمودات پر کھرقاری بے اختیار یہ پکار اٹھے گا کہ خذاصر اط مستقیم (یہی سیدھی راہ ہے)۔ اسلام پاک کی وہی صراط مستقیم جس کے لیے بندوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا تھا کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ (ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت فرما، ان کی راہ جن پر تو نے احسان فرمایا، ان کی نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی راہ)۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

**نثار احمد جان مجددی سرہندی**

**میرپور خاص، سندھ**

## کتابیات

۱۔ صراط مستقیم: استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

۲۔ مجدد ہزار و دوم: استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

۳۔ سیرت مجدد الف ثانی: استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

۴۔ حضرت مجدد الف ثانی: مولینا سید زوار حسین شاہ صاحب

۵۔ مکتوبات امام ربانی: دفتر اول، دوم، سوم، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

۶۔ زبدۃ القامات: خواجہ محمد ہاشم کشمی

۷۔ جواہر مجتہدین: مولینا احمد حسین خاں مارہروی

۸۔ سیرت امام ربانی: ابوالبیان محمد داؤد پسروردی

## حوالہ جات

دو حوالے جو موقع پر درج نہیں کیے گئے درج ذیل ہیں۔

(۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول حصہ دوم: مکتوب ۲۶۶

(۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول مکتوب ۱۱۱

(۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم مکتوب ۶۷

(۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول مکتوب ۲۸۳

(۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم مکتوب ۶۷

(۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم مکتوب ۱۰۰

(۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم مکتوب ۶۳

(۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم مکتوب ۱۰۰

(۹) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم مکتوب ۷۷



حضرت مجدد الف ثانی ..... وقومی نظریہ کے بانی

حجت سے منظور دل کے کوہِ بندہ شریف میں آپ کے  
مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے تھے۔ بعد ازاں سیدہ لکھی  
تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا: "مہاراجہ شیں صاحب  
صاحبی مرحوم نے میرے لیے سزاوارتہ ایک ہاتھ لگا  
تھا۔ میں آپ کے لئے تک مراقبہ اور دعا حضرت محمد مصطفیٰ  
ﷺ کی روحِ پیہری طرفِ محبت آسمانِ رنگ میں اظہار  
دائی۔ مجھے ماحول کا احساس نہیں رہا۔ ایسا معلوم ہوا تھا  
کہ حضرت کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت مجھے  
فرماتے ہیں کہ تمہاری روحی خدمت گزار اور عالمِ شگفتہ  
کہ ہنگامہ میں مقبول ہوئی ہیں۔ آج حضور ﷺ کی قبر  
خمس لاکھ کریم ہے۔ میرے قلب میں سزاوارتہ اور کھاری ایسی  
کیلیت پیدا ہوئی جس کا اظہار لفظوں میں نہیں ہو سکتا۔  
مجھے یہ اندازہ ہوا کہ طاسانِ لہذا کا فیصل بعد از موت بھی  
چربی رہتا ہے اور یہ بھی اندازہ ہوا کہ حضور اور ﷺ کے  
روئے مبارک سے کس قدر فیضانِ چربی ہے۔ رعیت کا ہم  
بار بار طاری رہا۔ زہد و مکان کا احساس کم ہو گیا تھا۔  
روحانی فیضان میرے سداک وہے میں جاری تھا۔ دل میں یہ  
قدروست پاتا تھا کہ ساری اوقات اس میں ماحول ہے۔"

آپ کے ہندوستان کے مخصوص اسلامی احکام کی بنا پر  
ہندو مسلم مسئلے کا حل اخلاقی اور انصاف کی بنا پر ہے  
جو کہ ہمیں دور دورہ کی نوکر اور وارثانہ کے لئے  
اپنے دین پر ادا کرنا ہے اور اپنے دین پر ایمان رکھنا  
وہم کو دین کا وہاب بھی ہے اور ہم کو  
معتزت کتبہ والہ بھی ہے۔ ہندوستان کی اسلامی  
چراغوں پر ہندوستان کا ہندوستان کے ہندوستان کے  
معتزت نظریاتی اسلامی پر ہندوستان کے ہندوستان کے  
ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے  
ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے  
ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے

حضرت شیخ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد وہ اہل بیت کا  
صل کا نام نہ مانا جا رہا تھا بلکہ ان کے مطابق یہ ہے کہ  
انہوں نے نبوت کو ہی چھوڑ دیا تھا۔ ان کی ہدایت و سرپرست  
پر امت میں اعتقاد و احترام نہ تھا۔ ان کو حکم کر دیا۔ ان کی  
تجدید پر حریک سے ان تمام فرقوں کا سوا ب کے ہو گیا۔ انہوں  
وقت عالم اسلام میں نہ بچ سکے۔ اسلام کے فخر و جلال اور  
اس کے پرست، اعتقاد و تقریر اور روحانی نظام کو بالکل اپنے  
کے لیے تیار تھے۔ ان فرقوں میں کہہ سکتے ہیں اہل بیت  
بعد بھی شمس تھا جو ہندوستان میں نبوت و شریعت  
نہی چھوڑنے کی وجہ سے انہوں نے اپنی تہذیب کو بالکل ختم کر دیا۔

حضرت امیرؒ و الخلیفہ ثانیؒ کی حیات و خدمات کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی، اندام شمع ہو جاتی ہے کہ آپؒ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو برہمنیت اور وحدتِ ادیان کے اندھے کوٹھمبے میں گر کر چاک ہوئے تھے۔



ایسا کہ ان کے قلوب کو زہر تو دین اسلام کے دستِ بلند فرما دیا۔ اصرارِ تبلیغ کے مقدس فریضے کی انجام دہی کے دوران آپ سب کا عقیدہ اہلِ بدعتین اور اقلیتوں کو باطلی اختلافات اور فتنہ ویشیائی سے پرورش کیا اور اخیراً جب تکبر سے آگے سر ہونے سے انکار کر دیا۔ مفکر پاکستان حضرت علامہ محمد اقبال آپ کی عزیمت ہندوستان کے چار حقائق احیاء کے آگے بڑھنا چاہتے اور ہندوستان میں دینِ اسلامی کی آس ٹوٹنے کی وضاحت دہرنا دینے کے لیے آپ کی لازوال خدمات کے بارے میں بحث کرتے اور

(۱۰) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دوم، مکتوب ۲۷۳

(۱۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد ہفتم، مکتوب ۷۲

(۱۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دوم: مکتوب ۲۷۳

(۱۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد حصہ اول: مکتوب ۲۵۱

(۱۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ، جلد دوم، مکتوب ۳۶

(۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۳۶

(۱۹) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۳۶

(۷۱) فتاویٰ امام ربانی علیہ الرحمہ جلد سوم: مکتوب ۷۱ و مکتوب ۷۲ جلد دوم

(۱۸) مائتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم، مکتوب ۱۷۱

(۱۵) مکتوبات امام ربانی عظیمہ الرحمۃ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۳۰) منظومت امام رازی فی عیال الرحمہ: جدید سوم، مکتوب ۱۰۵

(۲۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمۃ: جلد دوم: مکتوب ۳۳

(۴۲) مکتوبات، امیر باقی علیہ الرحمہ جلد اول، مکتوب ۳۸۹

(۳۳) منقوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: منقوبات ۲۸۳

(۴۳) مکتوبات امام ربانی غایبہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۵) منقوبات امام ربانی علیہ الرحمہ جلد دوم، مکتوب ۵۵

(۲۶) مکتوبات امام ربانی علیه الرحمہ جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۸) مائتوبات امام ربانی غایۃ الرحمۃ: جلد اول: مائتوب ۹۳



کے ایماء کے لیے حضرت مجید، اہل ثنائی کی خدمات کے  
حوالے سے تقریباً پاکستان فرسٹ لے ایلن کارکنوں  
تحریک پاکستان اور ہور میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد  
کیا جس سے خطاب کرتے ہوئے جناب مولانا مفتی اور تقریب  
پاکستان فرسٹ کے چیئرمین جناب مجید لکھائی نے کہا کہ  
پاکستان اسلام دشمن قوتوں کی آنکھوں میں گائے کی مانند  
کھل رہا ہے اور ان کے لیے ایک اسلامی مملکت کا اسٹیٹ  
قوت ہونا ناقابل برداشت ہے۔ امریکا اسرائیل اور  
بھارت پر مشتمل شیطانی اتحاد عقائد پاکستان کی اعلیٰ قوت  
غضب کرنے کے لیے سر جوڑے بیٹھا ہے لہذا ہمیں ان  
کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے اپنی اور دوسری طور  
پر چارہ ہونا ہوگا۔ اس کے لئے قرادی ہے کہ ہم خود کو صحیح  
معنوں میں حضرت مجید و اہل ثنائی کا حق و کادہ بنیں۔  
تقریباً پاکستان فرسٹ کے وائس چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر  
رفیع احمد نے کہا کہ ہمیں اپنی اپنی نسل کا حضرت مجید و اہل  
ثنائى کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا چاہیے کیونکہ آپ  
وادی آزادی کے مہاجر کو مضبوط کر کے والے تھے۔ سجادہ  
نشین آستانہ عالیہ چارہ شریف حضرت جرسید محمد کبیر علی  
شاہ نے اپنے اہل بیت اور خطاب میں کیا کہ حضرت مجید و  
اہل ثنائی نے بڑی سہولت سے اپنی کوئی طرح نہ ادا کیا  
اور حضور پاک ﷺ کے دین کو سچا کرنے کی سازشوں کو  
ناکام بنا دیا۔ آج کے دور میں قدرت نے تقریباً اسلامی کی  
تخلیق و اشاعت کا کام جناب مجید لکھائی کو تفویض کر رکھا

ہے جسے وہ اور ان کے ساتھی پوری زندگی سے نبھا رہے  
ہیں۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ چارہ شریف صاحبزادہ  
میرزا ظیل احمد چارہ شریف نے کہا کہ حضرت مجید و اہل ثنائی  
نے برصغیر میں وادی تقریب کی بنیاد رکھی جسے جناب مجید  
لکھائی مضبوط سے مضبوط کر رہے ہیں۔

محفوظ، اپنی ساری پروگرامز اکثر تقویر احمد لکھنے کے  
کراسرائیل کے سابق وزیراعظم ایڈوارڈ بن گوریون نے  
1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں کاسیائی کے بعد  
لندن میں یہ بیان دیا تھا کہ اب کوئی عرب ملک اسرائیل  
کے خلاف سر نہیں اٹھا سکے گا ۲۰ برسوں میں صحت  
پاکستان اور پاکستانوں سے ہے اور ہم ان کے سوار پنا  
میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے  
یہودی انڈوس نے ایک سازش کے تحت دنیا کی اس سب سے  
بڑی اسلامی مکت کو 1971ء میں دولت کر دیا۔ وہ اب  
بھی اس نکلے ٹیٹھے ہیں کہ وحشت گردی کی صورت میں  
پاکستان کو جوہر اور دہرائی کر ان اٹھیں ہے اس سے پاکستان  
کامیابی سے محدود برائتیں ہو سکتی ہیں آپ دیکھیں  
میں کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اسی سے اختلاف باہر  
نکل آئیں گے۔ حضرت مجید و اہل ثنائی کی تعلیمات سے  
آج بھی انہیں دوسرے ملک کے ہم سفر کی سازشوں کا قوت ادا  
سے مقابلہ کر رہے ہیں تاکہ مملکت اور علامہ محمد اقبالؒ نے  
جن خطرات سے آگاہ فرمایا تھا ان سے بچا دے۔

ادارہ مظہر اسلام، لاہور  
اسلامی جمہوریہ پاکستان